بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۱۶ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء

نمبر ۵

بروز جمعرات

ہر چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رقیمہ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً ومصلیاً ۔ ایہا الاحباب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا ۔ کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا بہی ہے ۔ اغلبکہ ان بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثر ون کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور رشتہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے ۔ جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے ۔ کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ۔ یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجے جو بہشت مین ان کو عنایت ہونگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) ومسلم ۔ اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی اون نعماء کے جو اس مین ہین ۔ دکھلایا بہی گیا ۔ اور اس کی نسبت یہ الہام بہی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت آلہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے ۔ (نمبر دوم) حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالے نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے ۔ کما قال اللہ تعالے ثم اماتہ فاقبرہ ۔ یعنے پہر اس کو موت دی تا کہ جس دنیا سے نجات پاکر نعمای ابدی بے دود مین داخل ہو اور قبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چہوڑ کر اور مہاجر ہو کر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین ۔ اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بہی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے ماہے موت وفوت بہی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل ؎ بدین چشمہ چون ما بسے دم زدند ✦ برفتند چون چشم برہم زدند ۔ لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تہا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اون غراب سے بہی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے ۔

(نمبر سوم) حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بہی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاؤن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے ۔ تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے ۔ تاکہ اُن دُعاؤن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین

(نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا ۔ جیساکہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکہہ لیا ہے ۔ تو یہ الہام بہی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مُبدا اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹہہرا ہوا تہا ۔ کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بہی ضروری تہا جو قیامت تک قایم رہیگا ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتہہ واقع ہوتے ہین ۔ لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بہی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنات کے مستحق ہو جاؤ ۔ اور دین ودنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو ۔

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بہی منظور ہے جیساکہ سنت اللہ ہے ، جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے ۔

کما قال اللہ تعالےٰ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہین کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اُن کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ (نمبر ششم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن مین اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکہا ہے۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بہی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے۔ جیساکہ آپ کی حیات مین ہورہی ہے۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہی درخواست کی ہے۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے احباب مین ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین۔ اب بعد ان امور ستہ ضروریہ کے گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء مین جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اسکا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہنچا ان کے پاس بہی پہونچا دیا جاوے۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہوجاوے۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا مین نظر و غور کرنا ضروری ہے۔ مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی تہی۔ اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے و نعوذ باللہ منہ۔ اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچہہ کلام ہی نہین ہوسکتا۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین تحریر فرمایا گیا ہے۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بہی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہوسکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یحد ثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیہا کل برکۃ وغیرہ پر بہی نظر کی جاوے۔ تو پہر فرمائیے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہوسکتا ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین سابقت اور پیشدستی دکہلانی چاہئے۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکہی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم بہی دیا گیا ہو اور پہر وہ دعا خالی ہوگئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بہی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہوگئے ہین وہ دعا کیونکر خالی جاسکتی ہے اندرین صورت کیا ہم کو زمانہ بعد الموت کا آنیوالا نہین ہے۔ جو اُس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی۔ مضمون نمبر چہارم سے سہل انکاری اپنے اس حصۂ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سردفتر مخالفین نے بہی تسلیم کرلیا تہا گو بعد کو بلا وجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہوگیا ہے پہر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود ہی دیکہہ لیا ہے ورنہ کوئی بتاوے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ حجت مین نشانہائے آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑہکر اور فائق ہو اور یہی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے۔ آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی۔ ورنہ اس کا آغاز کیون ہو چلا۔ یہی ہمارا ایمان ہے پہر اگر ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندے صادق الایمان ہوکر دنیا سے گذرین اور اسلام اور فرمانبرداری الٰہی کی حالت مین اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالےٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پہر بحکم آلٰہی قرار دیا ہے اور پہر اس جانچ اور امتحان لینے کی بہی تصریح کردی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم آلٰہی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پہر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہوسکتی ہے۔ و نعوذ باللہ من ذالک

(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہونیمین بہی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کے نائب ہوکر دین اسلام کے خدام نہ بنیں اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرین گے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بصورت باغ جنت کے متمثل ہوگی بہلا بتلاؤ تو کہ اس چودہوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہوکر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کرسکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا تو ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظر آتا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیا دیگی تو وہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہوگا پس جاگو اور اُٹہو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث و زلازل درپیش ہین۔ سہ الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد۔ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہین رسالہ الوصیت بہی دوبارہ مطبوع ہوکر انشاء اللہ تعالےٰ پہونچیگا۔ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔ دارالسلام

اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث کے بارہ مین جو مسیح موعود کے حق مین فرمائی گئی تہی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بہی پورا قلع قمع کر دیا جاوے اگرچہ جواب اُن شبہات کا گذر ہی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے۔ فیدفن معی فی قبری۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک تو ہو ہی نہین ہوسکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے۔ وہ کہودی جاوے گی اور پہر اس مین مسیح موعود دفن کئے جاوین گے و نعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم تشریف رکہتے ہین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قرب و بعد و عرض و طول مثل عالم شہادت کے نہین ہوسکتا ورنہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین۔ فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میت سے سوال کرنے آتے ہین کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کی بارہ مین کیا اعتقاد رکہتا تہا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہوجاتے ہین حالانکہ آنحضرت کا وجود باوجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی ہوا۔ اور پہر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کردی جاتی ہے اور یہ الفاظ بہی ہین۔ کہ یفسح لہ فیہا مد بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کردی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکہو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور درست ہوگئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ۔ تو مسیح موعود ہی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنے اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی کی قبر مین مدفون ہوا۔ اور یقیناً وہ یہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئین کو پورا کرنیوالا ہوا۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے بہی چند آیات قرآنی مین باین نظم عبارت بیان فرمایا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف۔ تو اس سے

راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں وہ بھی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت میں قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک میں یعنے بہشت برزخی میں ہونا بھی ثابت ہوا۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہیں۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ۔ قیل ادخل الجنۃ۔ یعنے جبکہ اس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی میں داخل ہو گیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ یعنے متقین بیچ جگہ سچائی کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہیں یعنے بہشت برزخی میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر میں مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف و عزت و تعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحد ثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لئے۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بھی پوری ہوئی ہے۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں وارد ہوا ہے۔ کہ عصابتان احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسےٰ ابن مریم۔ یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو تصریح اس کی مسک العارف میں۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیش گوئی مخبر صادق کو بھی پورا کر دیا۔ اب مخالفین کون کون حدیث و آیت کی تکذیب کریں گے۔ اور ان کی تکذیب کے لئے اب کون سا مفر باقی ہے۔ والسّلام علےٰ من اتبع الہدےٰ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہاں عید اضحی ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑھا اور قربانی کے اغراض بیان کئے۔ بیرونجات سے نماز عید میں شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تھے۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ کپورتھلہ سے منشی محمد روڑا صاحب شیخ فیض قادر صاحب۔ نماز ۱۰½ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد میں پڑھی گئی۔ جمعہ کا خطبہ چھوٹی مسجد میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھا۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے۔ تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے۔ اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں فقط

دعا مدد۔ شیخ عبد الرحمان صاحب طالبعلم نومسلم ساکن قادیان اور میاں محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس میں جانیوالے ہیں اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور مولوی بوٹیخان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میاں محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بھائی میاں بخش خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈائری مرتبہ اکمل صاحب

۳ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض نادان اعتراض کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہیں پڑھتے اگر تدبر سے پڑھیں تو معلوم ہو کہ وہ بھی ان کی خود ساختہ صرف و نحو سے نہیں بچتے۔ دیکھئے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکھا تو فرمایا۔ ھذا ربی۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لفظ جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ مگر قرآن مجید میں کلام تام کو کلاّ انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید کی کئی آیات میں تکرار ہے۔ تکرار تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی الہامات مجھے بیسیوں دفعہ ہو چکے ہیں۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لئے ہی تکرار ہوتا ہے۔

عجبت کا صلہ لام ہونے کے لئے اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کھائی۔

اعجاز احمدی کے ساتھ جو قصیدہ ہے۔ اس کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ منعہ مانع من السماء۔ الہام کئی رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ اگر کسی نے جرأت کی بھی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اور ہماری صداقت پر مہر کر گیا۔

حفظان صحت کے لئے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئے ہیں والرجز فاھجر کیا چھوٹا سا جملہ ہے اور اس میں تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام تو جاری کئے اور کھانے پینے کے متعلق فرمایا۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے کہ عرب کے رہنے والوں میں پاک تبدیلی کر دی اور آپ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہیں ان لوگوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تھی۔ کہ ماں سے بھی زنا کرنے میں نہ جھجکتے تھے۔ جبھی تو فرمایا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سب کچھ دعا کے زور سے کیا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہیں۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے۔ کامیابی محال ہے +

المفتی

۲۸ **مسمریزم** ۔ ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے ۔ "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے ۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا ۔ ھذا ھو الترب الذی لا یعلمون ۔

۲۹ **طلاق ایک جلسہ مین** ۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتویٰ طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی ۔ دلی منشاء نہ تہا ۔ اب ہر دو پشیمان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے ۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "جو یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے ۔

تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے ۔ صرف دو بارہ نکاح ہو جانا چاہیئے ۔ اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے ہین اور یہی حق ہے ۔ والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ ۔ یہ کتاب ابو الفرج بن ہندو کی کتاب الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ کا اُردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس بامحاورہ زبان مین کیا ہے ۔ اس مین یونان قدیم کے حکماء ارسطوطالیس ۔ سقراط ۔ بقراط ۔ جالینوس دیوجانس ۔ افلاطون ۔ وغیرہ چالیس سے زائد مشاہیر کے اقوال درج ہین ۔ دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑھنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے ۔ تاہم اس مین شک نہین ۔ کہ قدیم اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے ۔ کہ انہون نے اُردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ چھپی ہوئی اور کاغذ پر چھپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد دہار سے مل سکے گی ۔ قیمت کتاب پر درج نہین

توراۃ تین زبانون مین ۔ منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے توراۃ کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۳۰۲ھ ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کرکے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرکے ہر سہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۹۵۰ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ۔ اس مین وہ پانچ کتابین شامل ہین ۔ جو حضرت موسےٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہین ۔ اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بھی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بہی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتھ اس طرح سے شامل کی گئی ہے ۔ کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے ۔ اور اس سے یہودیون کی یہ عادت اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے ۔ کہ کلام الہی کے درمیان اپنی باتون کو بلا دریغ ملا ملا کر ایک گڑ بڑ سی ڈالدیا کرتے تہے ۔ موٹی بات ہے ۔ کہ توریت جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی ۔ خود اس مین یہ بات لکہی ہے ۔ کہ حضرت موسےٰ مر گئے اور ان پر اتنی مدت نوحہ کیا گیا ۔ اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا ۔ یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے ۔ لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بے جا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے ۔ جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگا یا گیا ہے ۔ اس کتاب کے ابتداء مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے ۔ جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسےٰ تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے ۔ اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کے نسخون کے متعلق جہوٹی اور بےسر گہڑ مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہے کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے مل سکتی ہے

ضروری ہدایتین

خط و کتابت کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین ۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے ۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاتی ہے اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے ۔ اسے خط و کتابت کرکے دریافت کرنا چاہئے ۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہئے لیکن جہان اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجین اور تفصیل ساتھ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کردینگے ۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینجر یا نائب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین ۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین ۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی دستاویز وغیرہ بہی اسی کے نام بھیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط و کتابت نہ کرین ۔ بلکہ صرف عہدہ پر کرین ۔ جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بہی ہے ۔

المعلن

محمد علی ۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن شریف

سورۃ کافرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورہ شریف بقول ابن مسعود و حسن و عکرمہ مکی ہے۔ اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے۔ اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سورہ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے۔ جلدی ہم لوگ اپنی قوت و زور کے ساتھ نیست و نابود کردین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کی اس کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اسود بن عبدالیغوث وغیرہ نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور ان کو برائی سے یاد کرنا چھوڑ دو۔ اور اس کے عوض مین ہم آپ کو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپ سے زیادہ کوئی مالدار نہوے۔ یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپ کے بین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے صلح کرلین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بہر ہوئے اسلام کی طرف ان کو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی و قیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون جس کے عوض یہ مجھے ناپیدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو اوخود ان خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیر خواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خدائے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ لعلک باخع نفسک۔ کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کردیگا۔ آپ نے کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر دردمند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپ کی توجہ کے بعد خدا تعالیٰ سے کفار کے جواب مین یہ سورہ شریف نازل ہوئی۔ جس سے کفار کی تمام اُمیدین ٹوٹ گئین۔ اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بسبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین۔ بے شک ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین۔ حضرت مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرین۔ اور بس۔

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جاسکتا ہے اس کی نسبت یہ کبھی بھی کسی عقل کی رو سے کہنا جایز ہو سکتا ہے کہ اس نے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا از خود کر دیا ہے اور خدا پر افترا باندہا ہے۔ کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھ ایک اور صورت صلح کی ہو سکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھ کی تہی جس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ اون لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجایز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان ان کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے۔ اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندوؤن اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تہی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین۔ یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پرانی شائع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب لکھیے جس سے یہ دکھاوے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوائد حاصل ہو سکتے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھ ذکر نہ کرین۔ مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تہا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی۔ غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھ تم ہمارے عقاید کو مان لو۔ اور کچھ ہم تمہارے عقاید کو مان لین۔ ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کر سکتے۔

نسخ بعض لوگ اس سورہ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے۔ کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھ کوئی تعرض نہین رکھین گے۔ لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین۔ تو پھر یہ سورت منسوخ ہوگئی۔ یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فایدہ اٹھانے کیواسطے ہے۔ قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور نہ آپ کے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھ دیا۔ اور طرح طرح کے ایذاء کے ساتھ پہلے مسلمانون کو تہ تیغ کرنا شروع کیا۔ اور بڑی بڑی فوجین لے کر ان پر چڑھائیان کین۔ تو بہت سے صبر اور تحمل کے بعد وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور ان کو ان کی شرارت کی سزا دین۔ جہاد کیواسطے جو کچھ حکم تہا یہی تھا اور اس زمانہ مین بسبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھ نہین دئے جاتے۔ خود ان کی بہی ضرورت نہین رہی سورہ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین۔ لیکن اگر بہر حال یہ سمجھا جاوے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم جہاد کے جواز کا ہو سکتا ہے نہ کہ اس سے

سورۃ ین

کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھ زور آزمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پھر دیکھو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکھو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے۔ پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول

جیساکہ اوپر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بھی ہے، کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بھی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار نہ بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہوں جیساکہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھتے ہین کہ ایک پیشگوئی وحی الہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے۔ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

دین۔ جزا و سزا کے معنے مین بھی آتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اس کا بدلہ تم کو بہرحال مل کر رہے گا۔ جو طریقہ ہم نے اختیار کر لیا ہے اس کا بدلہ خداتعالیٰ ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون۔ اس جگہ اگرچہ اول مخاطب وہی کفار اور اُن کے ساتھی تھے۔ جنہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تھا۔ اور اس وجہ سے اس سورۂ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تھے۔ لیکن اُن کے بعد تمام دنیا کے کفار جو مسلمانون کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہو جاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہو سکتی اور ہر ایک نشان الٰہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچھ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون۔ وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبھی ایمان نہین لاوین گے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیراً منہم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکفراً۔ تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کفر کو اور بھی بڑھا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے۔ فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون اُن کو کہہ دو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پا سکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن

اس سورۂ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر غور دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجھے نظر آئی اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ ب کے اوپر کھڑا الف لکھا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ ع کے بعد الف کے ساتھ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آ سکتے ہین لیکن مین نے بہت مختلف چھاپون کے قرآن شریف کھول کر دیکھے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتھ حضرۃ مولوی نورالدین صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکھا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بھی ایک دلیل ہے۔ کہ جب سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکھا گیا۔ اور جیساکہ لکھا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تھی۔ برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکھتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تھے اور کہان غائب ہوئے اور جو کچھ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین اُن کے متعلق بھی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکال دینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان مین سے ایک بھی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالیٰ نے نہین لیا۔ اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ

زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اُس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۂ کافرون مین کفار اور اُن کے کفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۂ اخلاص مین خداتعالیٰ کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول۔ شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہو سکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی کو حاصل ہو جاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روایت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور اُن کے کفر سے بیزار اور خداتعالیٰ کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ سورۂ کوثر کی تفسیر لکھی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین — تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین — تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا — تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال — تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار دستے نیک است الہام خدا — کان نماید قدرت تام خدا
ہرکہ روئے خود ز فرقان درکشید — جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را سکینی در خود ردی — باز میمانی ہمان کور دعوی
کاش جانت میل عرفان داشتے — کاش سعیت تخم حق را کاشتے
خود نگاہ کن از سر انصاف دین — از گمانہا کے شود کار یقین
ہرکہ را سویش نظرے بکشودہ است — از یقین نے از گمان بودہ است
قدر فرقان نزد ناے غدار نیست — این ندانی کت جز از دے یار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد — صد خبر از کوچہ عرفان دہد
از یقین ہا مینماید عالمے — کان نبیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر — نونہال نیکی و دوسایہ دار و پُر زبر
میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار — گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر
ورنیاید باورت در وصف فرقان مجید — حسن آن شاہد بپرس از شاہدان یا خود نگر
دانکہ اونا مرد تحقیق دریکین مبتلاست — آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر زخر

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۔ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۔ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۔ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۔ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۔ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۔

اس وقت مین آپ لوگون کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہون ۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے ۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا ۔ ہر ایک زمانہ مین ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہین ۔ جو شرک کو پامال کرین ۔ اور توحید کو دنیا مین پھیلائین لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے ۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل مین چھپاتا رہا ہے گو بہتون نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا ۔ مگر پھر بھی دنیا مین ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنھون نے شرک کو نہین چھوڑا اور جب کبھی خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیجکر اس کی اصلاح کرنا چاہی اور وہ ایک مدت کے بعد جب اُن تمام انعامات الٰہی کو جو اُن پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہین ۔ اپنی کوششوں اور سعیون پر محمول کرکے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہین ۔ تو اُسوقت جو پہلی برائی ان کے دل مین پیدا ہوتی ہے ۔ وہ شرک ہے ۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے ۔ اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ دوسرے گناہون کو اگر چاہے تو بخشدیگا ۔ مگر شرک کو نہین ۔ اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے ۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہین اُس سے روگردانی کرین جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اُس پر چلین پھرین ۔ محنت کرین ۔ کوشش کرین اور بڑے بڑے [illegible] پائین ۔ پھر اس زمین مین مختلف قسم کی تاثیرین رکھی ہین ۔ [illegible] زمین ہوتی ہے کہ ہم اُس مین گیہون کا دانہ ڈالتے ہین ۔ اور کچھ دنون تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانون اور ہواؤن مین سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس مین اُسی قسم کے سینکڑون دانے اور نکل آتے ہین اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہین ۔ پھر اُسی زمین مین کئی کا دانہ ڈالتے ہین ۔ اور وہ اُسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کرکے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین مین سے کھینچ ہین ۔ کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہین ۔ پھر پرند چرند بنائے ہین جن سے سینکڑون فوائد روزانہ اُٹھاتے ہین ۔ اسی طرح اربعہ عناصر ۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل مین رکھنا ایسا خوفناک امر ہے اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا ۔ تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک ایسے عذاب مین ڈالا جاتا ۔ جس سے کبھی نجات نہوتی ۔ مگر یہ اُس کی رحمانیت ہے ۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہین ۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہین ۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے ۔ کہ مین تیرے بندون مین سے ایک مقرر حصہ لونگا ۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کرلونگا جو کہ تجھ سے غافل ہو گئے ۔ مین تیرے بندون پر شرک کا حربہ چلاؤنگا اُن کے آگے سے حملہ کرونگا اور پیچھے سے حملہ کرونگا غرض کہ دائین طرف سے بائین طرف سے اور اُن کے پاؤن کے نیچے سے مین اُن پر یہ حربہ چلاؤنگا ۔ مین ان کو گمراہ کرونگا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کرونگا پس وہ جانورون کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسرون کے لئے مخصوص کرینگے ۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے ۔ یعنے شرک کیا کیونکہ اُس کا یہی حملہ ہے ۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ مین ہے ۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ شیطان کا وعدہ جو ہے ۔ یہ صرف ایک دہوکے کی ٹٹی ہے ۔ اس مقام پر خدا تعالےٰ نے مشرک کے حق مین فرمایا ہے ۔ کہ وہ بخشا نہین جاویگا ۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا ۔ پہلی دو باتین تو ایسی ہین کہ اُن مین مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین ۔ کہ ہم بھی بخشے جاوین گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہین ۔ مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرما دی ہے ۔ کہ جس سے پہلی دو باتین بھی تصدیق ہو جاتی ہین ۔ یعنی مشرک کامیاب نہین ہون گے سو حضرت آدم سے لے کر آجتک دیکھ لو ۔ کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ مین کامیاب ہوئے حضرت نوح ۔ ہود ۔ صالح ۔ شعیب ۔ ابراہیم ۔ موسیٰ عیسےٰ ۔ اور سب کے آخر مین اور سب سے بڑھکر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا ۔ کیا ان مشرکون کا کوئی نام لیوا ہے ۔ کوئی نہین ۔ جو کہے کہ مین فرعون یا ابوجہل کی اولاد مین سے ہون ۔ اُن لوگون کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آباؤ اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیون ؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہین ہوتا اور چونکہ اُن لوگون پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے ۔ اس لئے اُن کی اولاد بھی ان کو بُرا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہین کرتی کہ ان کو ان مشرکون کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے ۔ جو خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثبوت

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مُرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اُس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اُس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہیدست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اُس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم

سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑئے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے بھی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزین ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہو گا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہو گا۔ کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔

سُنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کہاتا ہے۔ تو خدا کے لئے کہاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اُس وقت شیطان بھی اُس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان ہی مسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق ہی بنا دے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا نفس نفس امارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے۔ اُن سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اُسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھین ۔ اور اپنے آپکو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا ۔ ابوجہل تو بدر کے میدان مین قتل کیا گیا ۔ اور ایک کنوئین مین اُس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنے اُس نے کہا تہا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معزز ین کی نشانی یہی ہوتی تہی ۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہین ہوتے اور اسیوقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی ۔ کہ وہ خدا تعالے کے جنت کے وارث نہ صرف عقبٰے مین بلکہ اس دنیا مین بہی ثابت ہوئے ۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے ۔ فادخلی جنتی ۔

پس وہ انسان جو خدا تعالےٰ سے کامل تعلق کرنا چاہے وہ شرک کو چہوڑ دے ۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہین اب مین یہ بتانا بہی ضروری سمجہتا ہون کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے ۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی ۔ شرک جلی وہ ہے جو کھلا کھلا شرک ہے ۔ یعنے بتون وغیرہ کا شرک ۔ یا انسان پرستی ۔ قبر پرستی ۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بہی کرتے ہین کہ وہ ایسا کرتے ہین ۔ مگر اچہا سمجہ کر اور ایسا شرک اکثر دور بہی ہو جاتا ہے ۔ مگر زیادہ خوفناک قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے ۔ یعنے چہپا شرک ایسا شخص مانتا ہے ۔ کہ خدا ایک ہے اور پہر مشرک کا مشرک بنا رہتا ہے ۔ وہ بتون کی پرستش اور دوسری چیزون کی پرستش کو بہی برا سمجہتا ہے ۔ مگر پہر بہی شرک کی مرض مین گرفتار ہے ۔ وہ ایسا ہے جیساکہ ایک مریض ایک سخت مرض مین گرفتار رہے اور پہر بہی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے ۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے ۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ مین تو اچہا بہلا ہون مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو ۔ تو وہ سمجہے کہ مین حکیم پر ہنستا ہون حالانکہ میری حالت ایسی ہے ۔ کہ اُس پر رو دیا جاوے ۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہین کہ خدا پر ہی کامل بہروسہ رکہا جاوے ۔ اور خشوع و خضوع سے دعا کی جاوے کہ یاالٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلون کا ہوتا ہے ۔ جیساکہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتون مین تساہل بے جا کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجہ کو اس نوکری سے الگ کر دے ۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہین اور مین سخت مصیبت مین مبتلا ہو جاؤن گا یا یہ کہ اگر فلان شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہین بنے گا ۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑہکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے ۔ یا خدا کی مدد سے بڑہکر کسی اور کی مدد پر بہروسہ کرتا ہے ۔ پہر دوستی کے رنگ مین ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹہتا ہے ۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہین سمجہتا کہ خدا کا خوش کرنا مجہ پر زیادہ واجب ہے ۔ بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے اور پہر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بہروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے ۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے خدا سے دعائین کرو ۔ اور خود کوشش کرو ۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کہٹکہٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہین آتا ۔ جو اس کو پکارتا ہے ۔ اس کی سنی جاتی ہے ۔ دیکہو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے ۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑہکر بابرکت ہے ۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے ۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتہ ہی وہ اتوقت خزانہ کہولکر بیٹہا ہے کہ جو سوال کرے وہ لے ۔ سوال کر کے بہر لے جاوے ۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب مین پیشگوئیان ہین کہ اس مین خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہان تک کہ پارسیون مین بہی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ مین جس کی فلان فلان نشانیان ہونگی ۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا ۔ پس یہ زمانہ آگیا ایسا زمانہ ہے کہ لوگون نے مال و زر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے ۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹہیرایا ہے یہ وقت تہا کہ خدا اپنے بندون کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے ۔ اور جیساکہ نبیون کے ذریعہ سے خبر دی تہی ۔ اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر ہے کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے ۔ یعنے شرک کو دور کرے

اب دنیا دیکہ لیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلون سے بہی شرک کو دور کرین اور دوسرون کو بہی بچانے کی کوشش کرین اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتہ بٹانے کے لئے تیار رہین ۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائین ۔ دنیا کو شرک چہوڑنا پڑیگا ۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چہوڑے ۔ یا زور سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا ۔ مذہب عیسوی جو شرک مین حد سے بڑہ گیا ہوا ہے اور جس نے ہزارون لاکہون آدمیون کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین مین شامل کر لیا ہے اب اُس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال و زر کو دیکہکر حیران نہ ہو کیونکہ اُس وقت جبتک کہ اس کا نام و نشان نہ تہا ۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف مین ارشاد فرمایا تہا کہ اگر مجہ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا ۔ کہ دنیا اس کو دیکہکر ہلاک ہو جائیگی ۔ تو مین رحمان کے منکرون یعنے عیسائیون کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چہتین اور سیڑہیان بناتے پس ڈرو نہین یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط مینار گرا دیا جاوے ۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیوارین بہت ہی مضبوط دکہائی دیتی ہین ۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قدر بودا ہے کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے ۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے ۔ پس جبکہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہوا ۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا ۔ اب یہ عیسائی سلطنتین خود بخود اسلام کی طرف رجوع کرینگی ۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گہر ہے ۔ اسلام کا مرکز ہوگا ۔ عیسائیون مین خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہین یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہین اور بعض ایسے بہی ہین جو نعوذ باللہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ ولدالزنا تہے پس زمانہ خود بخود شرک کو چہوڑنیوالا ہے اور قریب ہے، کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

اوراسی کو والدین تصوّر کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ یابنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوات او فی الارض یأت بہا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر۔ یعنے لیسے ہی اگر ایک ذراسا دانہ جو رائی کے برابر ہو۔ توخواہ وہ پتھر میں یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہان بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتلاتے ہین کہ خدا ذرا ذراسی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہنے پھر ہے یابنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور۔ یعنے اے بیٹے نماز کو قائم کر دے نیک باتون کا وعظ کر منکر اور بدیوان سے لوگون کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھ پہنچے کیونکہ یہ بڑے کامون مین سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہین بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہین کہ شرک ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کر دے یعنی اپنی عبادتون کو سنوار یہان تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگو نکو نیک باتین سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پھر اس وقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے۔ اور تکلیفین اور اذیتین تجھ کو دینگے کیونکہ رسولون کے سلسلہ شروع سے ہی ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتون پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحاً۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگون کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین مین ایک کبر اور ناز سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہین ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہین کہ جب تو صبر کریگا تو ایک وقت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرین گے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگون سے علیحدہ ہو جائیگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرین گے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کر بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس مین شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہین کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آوین تو اس وقت وہ سمجھکر ملنے آوین اور تو دوڑ کر گھر مین گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کہ کچھ کلام سنین گے مگر یہان تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازون سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع مین حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہون کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہون کو چھوڑ دیگا اور نیکیان کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیون کی جڑ یہی شرک ہے اب مین یہ دعا کرکے بیٹھتا ہون کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکین آمین۔

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کہ حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کی خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ا کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
¼ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ ″					
⅛ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۰	۴½	۳½	۱	۲/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگو نکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نورالدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ ۵۔ روپیہ معہ خوراک۔ یا للعہ روپیے خشک دئے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص یہان سے آئینگے۔ ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کسا ورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہون

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپیہ ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے، اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	بے جلد ۱۲/- مجلد ۱۴/-
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس واسطے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقع ہے۔	بے جلد ۸/ مجلد ۸/
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷/
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدئے	۲/
سناتن دہرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱/
پارہ قرآن	تین پارے ہیں فی پارہ	۳/
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجئے تو پھر بس	۸/
الموعظۃ الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب	۲/

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہیں	۱/
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ ۱ نمبر ا دوم و سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱/
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ درباره تاخیر وقت نحر و اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱/
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۴/
اخبار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھید کی تحریر قابل دید	۱۰/
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸/
قطعہ۔ رب کل شیٔ خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	/۰
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں اُن کا منظوم ترجمہ اور پھر ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مع دلائل مذکور ہیں	۲/
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکی	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳/
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے۔	۱/ ۲۰/ کل ۳۰/
کامن احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	/۰
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/
آنہ دکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔